آفاق خالد، اسکالر پی ایچ ڈی اردو، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو ئجز، اسلام آباد

روبینہ تبسم ،اسکالر پی ایچ ڈی اردو، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو ئجز، اسلام آباد

Afaq Khalid, Scholar Ph.D Urdu, Department of Urdu, NUML, Islamabad.

Rubina Tabassum, Scholar Ph.D Urdu, Department of Urdu, NUML, Islamabad.

علم عروض کا تعارف اور سیماب کی غزل کا عروضی تجزیہ

INTRODUCTION OF PROSODY AND PROSODIC ANALYSIS OF SEEMAB' GHAZALS

Abstract:

Seemab Akbarabadi was one of those writers who contributed to the development of Urdu literature in Poetry and Prose. His poetry is the example of classical and modern way of writing especially his unique style of writing in Ghazal. According to the modern researchers he has written approximately three hundreds books in Poetry and Prose. In Subcontinent after Dhag Dehlvi he has more pupils than any other poet. He was considered the supreme master for his pupils as he was the founder of Dabistan e Agra. Beside that he has written two books on Prosody. He considered one of those poets who used too many Auzan in Urdu Ghazal.

***Key Words*:** *Poetry, Prosody, Auzan, Urdu, Seemab Akbarabadi.*

علم عروض:

عروض ایسا علم ہے جس سے موزوں اور غیر موزوں کلام میں امتیاز کیا جاتا ہے۔کلام کے میزان کا نام عروض ہے۔ماہرینِ لغت نے عروض کے جو لغوی واصطلاحی معنی بیان کیے ہیں وہ کچھ یوں ہیں:

۱۔ فیروز الغات (عربی اردو) میں یوں معنی درج ہیں: عَرُوض ج اعاریض، شعر کا وزن، پہلے مصرعے کا آخری حصہ، سرکشی اونٹنی (۱)

۲۔ فرہنگ آصفیہ میں مولوی سید احمد دہلوی کے الفاظ میں۔ عَروض(ع) اسم مذکر:۔(۱) مکہ معظمہ کا نام، بیت اللہ، کعبتہ اللہ

(۲۔اسم مؤنث) وہ علم جس سے بحور اشعار کے وزن معلوم ہوتے ہیں

(۳۔اسم مذکر) ہر بیت کے مصرعہ اول کی جزواخیر کا نام(۲)

۳۔ نور الغات میں مولوی نورالحسن نیر کے الفاظ ہیں: عَرَوض، (بفتح اول وضم دوم صحیح وبضم اول غلط ہے) ا (مذکر، ایک مشہور علم کا نام جس میں نظم کی درستی کے قواعد مذکور ہوتے ہیں اور ذکر بحروں اور ان کے ارکان اور زحافات کا ہوتا ہے۔(۳)

۴۔ فرہنگ تلفظ میں شان الحق حقی لکھتے ہیں: عَرُوض فت ع، و مع۔ امذ۔ علم شعر گوئی، نظم نگاری کے مدون اصول، بعور و قوافی کا علم(۴)

علمائے عروض نے عروض کی جو تعریفیں لکھی ہیں۔ محمد نجم الغنی کے مطابق: عقلا نے چند قاعدے مقرر کئے ہیں کہ ان سے وزنِ شعر کی صحت و سقم دریافت ہو جائے اور اس علم کا نام عروض ہے۔(۵) پروفیسر عبدالمجید: اصطلاح میں "عروض" اس علم کو کہتے ہیں جس میں اشعار کے اوزان ان میں جو تبدیلیاں واقع ہوں۔ ان سے بحث کی جاتی ہے۔(۶) ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد یوں رقم طراز ہیں:

> دنیا کی مختلف زبانوں میں شعری سرمائے کی جانچ پرکھ کے لیے ایک مخصوص نظام الاوزان پایا جاتا ہے؛ یہ نظام الاوزان اُن اصولوں اور قاعدوں کا مجموعہ ہوتا ہے، جن کی مدد سے شعر کی موزونیت یا ناموزونیت کا پتا چلتا ہے۔ انگریزی میں نظام الاوزان "Prosody" ، سنسکرت میں "چھند شاستر"، ہندی میں "پِنگل" اور عربی میں "عروض" کے نام سے موسوم ہے۔(۷)

علم عروض کا موَجد خلیل بن احمد الفراہیدی تھا جس کا زمانہ (۱۰۰ تا ۱۷۰) ہے۔ عمان میں پیدا ہوا اور زندگی کا آخری حصہ بصرہ میں گزارا اور یہیں اس کا انتقال ہوا۔ خلیل احمد وہ پہلا شخص تھا، جس نے شعر کی ساخت میں وزن دریافت کیا اس میں متحرک اور ساکن کی ترتیب کو وضع کیا۔ خلیل احمد نے علم عروض کے اوزان کو کیسے تخلیق کیا، اس کے بارے میں چند مفروضے ملتے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ "کوبہ قصار" کی آواز سے متاثر ہوا، دوسرا یہ کہ "ہتھوڑے کی آواز" سے اُس کو اوزان الشعر کا خیال آیا۔ اس کی روایت ابن خلکان اور الحریری بیان کرتے ہیں۔(۸) تیسرا یہ کہ علم موسیقی اور نغم سے یہ اصول علاحدہ کر کے ان پر عروض کی بنیاد کھڑی کر دی ۔ یہ نظریہ حمزہ بن احمد اصفہانی کا ہے۔(۹) خورشید لکھنوی اپنی کتاب "افادات" میں ایک واقعہ بیان کرتے ہیں:

خلیل بن احمد نے اس میزان کو ایجاد کیا اور نام اس کا عروض رکھا اور صورت اس کی یہ ہوئی کہ ایک روز خلیل بن احمد مکہ معظمہ میں ایک کوچہ سے گزرا، ناگاہ اس کے کان میں آواز کوبیٔ قصار کی آئی یعنی دھوبی کپڑوں پر کُندی کر رہا تھا اسی صدا سے اس نے ارکانِ بحور اختراع کیے اور انھیں کو ترتیب دے کر ان سے پندرہ بحریں نکالیں۔(۱۰)

عروض کی وجہِ تسمیہ کیا ہے اس کے بارے میں چند آرا ملتی ہیں کہ جب خلیل بن احمد نے یہ علم ایجاد کیا تو اس وقت وہ مکہ معظمہ میں تھا اس لئے اِس کا نام تبرکاً وتیمناً خانہء کعبہ کے ایک قدیم نام "عروض" سے موسوم کیا۔(۱۱) نجم الغنی اپنی مشہور کتاب "بحر الفصاحت" علم عروض کی وجہ تسمیہ کے بارے میں رقم طراز ہیں:

۱۔ اس علم کو علم عروض اس لیے کہا جاتا ہے کہ شعر اس پر عرض کرتے ہیں مطلب یہ کہ شعر کو اس سے جانچتے ہیں تاکہ موزوں، غیر موزوں کا فرق کیا جاسکے۔

۲۔ عروض لغت میں راہ کشادہ کے معنی میں ہے جس طرح پہاڑ کے رستے (درہ یا گھائی) میں ہو کر شہروں اور مقاموں کو جاتے ہیں، اسی طرح اس علم کے ذریعے سے شعر موزوں اور ناموزوں تک رسائی ممکن ہوتی ہے۔

۳۔ شعر کے مصرع دوم کے لفظ آخر کا نام عروض ہے اور اس علم میں اس کا ذکر زیادہ آتا ہے اس لیے یہ بھی عروض کہلاتا ہے۔

علم عروض کی اساس متحرک اور ساکن حرف پر رکھی جاتی ہے۔ خلیل بن احمد نے متحرک اور ساکن حروف کی مختلف شکلوں کو سہ گانہ کے اصول سے وضع کیا۔ اصول سہ گانہ میں سبب]دوحرفی کلمہ[، وتد]سہ حرفی کلمہ[اور فاصلہ]چہارو پنج حرفی کلمہ[شامل ہیں۔ اصول سہ گانہ سے عروضی باٹ بنائی گئی جن کو ارکان، افاعیل اور تفاعیل کے نام دیے گئے۔ ان ارکان کی تعداد دس ہے:

۱۔	فعولن	۲۔	فاعلن
۳۔	مفاعیلن	۴۔	فاعلاتن]متصل[
۵۔	فاعِ لاتُن]منفصل[	۶۔	مستفعِلن]متصل[
۷۔	مستفع لُن]منفصل[	۸۔	مفعولاتُ
۹۔	متفاعلن	۱۰۔	مفاعِلَتُن

سیماب کی غزل کا عروضی تجزیہ:

ذیل میں سیماب اکبر آبادی کی غزلیات کا عروضی تجزیہ جدول میں پیش کیا جاتا ہے تا کہ آسانی سے اس کو سمجھا بھی جا سکے۔ اس تجزیے میں ان کی غزل کے مجموعے کا نام، مجموعے میں موجود ایک بحر پر کُل غزلوں کی تعداد اور اس کے ساتھ اشعار کی تعداد کو بھی درج کی جاتی ہیں۔

جَدوَل غزلیات کے اوزان

نمبر شمار	بحر کا نام	ارکانِ بحر	کلیم عجم	سِدرۃ المنتہیٰ	لوحِ محفوظ	میزان غزلیات	میزان اشعار
۱	بحر ہزج مثمن سالم	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن (مصرعہ)	۴۷	۲۶	۲۴	۹۷	۱۳۲۴
۲	رمل مثمن محذوف مقصور	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن / فاعلات / فاعلان (مصرعہ)	۵۳	۱۲	۱۵	۸۰	۹۷۴
۳	مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف	مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعِلن	۳۸	۱۸	۱۷	۷۳	۹۵۵
۴	بحر مجتث مثمن مخبون محذوف	مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعِل	۲۶	۱۷	۱۱	۵۴	۶۹۴

۵	رمل مثمن مخبون محذوف	فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن	۳۲	۱۰	۰۹	۵۱	۵۴۴
۶	ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف	مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن	۰۸	۰۶	۰۲	۱۶	۱۸۷
۷	بحر رجز مثمن مطوی مخبون	مفتعِلن مفاعلن مفتعِلن مفاعلن	۰۷	۰۶	۰۲	۱۵	۱۷۸
۸	بحر ہزج مثمن اخرب سالم	مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن	۰۹	۰۳	۰۱	۱۳	۱۳۴
۹	بحر مضارع مثمن اخرب سالم	مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن	۰۷	۰۳	۲	۱۲	۱۳۸
۱۰	بحر متقارب مثمن سالم	فعولن فعولن فعولن فعولن	۰۷	۰۳	۲	۱۲	۱۵۴
۱۱	بحر خفیف مسدس مخبون محذوف /	فاعلاتن مفاعلن فعلن / فعلان	۴	۳	۲	۹	۹۰

	مسکن مسبغ						
۱۲	بحر جمیل مثمن سالم	مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن	۰۲	۱	۴	۷	۱۰۴
۱۳	بحر ہزج مسدس محذوف	مفاعیلن مفاعیلن فعولن	۶		۱	۷	۶۷
۱۴	بحر رمل مسدس محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلن	۴	۱	۲	۷	۵۸
۱۵	ہزج مثمن اشتر	فاعلن مفاعیلن ۲ بار	۲	۱	۳	۶	۷۳
۱۶	بحر کامل مثمن سالم	متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن	۲		۳	۵	۷۹
۱۷	بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف	مفعول مفاعلن فعولن / مفعولان	۴			۴	۳۸
۱۸	بحر خفیف مسدس مخبون مجحوف	فاعلاتن مفاعلن فع	۲			۲	۱۸
۱۹	بحر ہزج	مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن	۱	۱		۲	۲۴

	مثمن مقبوض						
۲۰	بحر متدارک چھاردہ رکنی	فاعلن ۷ بار + فع	۱	۱		۲	۲۴
۲۱	بحر منسرح مثمن مطوی مکشوف	مفتعلن فاعلن ۲ بار (مصرعہ)		۲		۲	۲۲
۲۲	بحر متدارک مخبون چھاردہ رکنی	فعلن ۷ بار + فع	۱		۱	۲	۲۶
۲۳	بحر متقارب مثمن اثلم سالم	فعلن فعولن فعلن فعولن	۲			۲	۱۸
۲۴	بحر متدارک مثمن مضاعَف (مخبون مسکن)	فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن	۲			۲	۱۸
۲۵	بحر رجز مثمن سالم	مستفعِلن مستفعِلن مستفعِلن مستفعِلن	۱			۱	۱۱

۲۶	بحر ہزج مثمن اشتر مقبوض	فاعلن مفاعلن فاعلن مفاعلن	۱			۱	۱۱
۲۷	بحر منسرح مثمن مطوی منحور	مفتعلن فاعلاتُ مفتعلن فع		۱		۱	۱۵
۲۸	بحر متقارب سالم مضاعف	فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن			۱	۱	۱۷
۲۹	بحر عریض	مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن	۱			۱	۱۱
		میزان	۲۶۷	۱۱۴	۱۰۴	۴۸۵	۵۹۳۳

سیماب اکبر آبادی اردو ادب کی کلاسیکی شاعری میں ایک استاد کا مقام رکھتے ہیں ۔ سیماب نہ صرف ایک اچھے استاد شاعر تھے بلکہ ان کو قواعد اردو یعنی لسان اردو اور ماہرین عروض تسلیم کیا جاتا ہے۔ علم عروض پر سیماب کی دو کتابیں موجود ہیں ۔ ان میں پہلی عروضی کتاب "آسان عروض" اور دوسری عروضی کتاب "راز عروض" ہے۔ سیماب کی عروض شناسی پر ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد یوں لکھتے ہیں:

> جدید غزل کی فنی تعمیر میں سیماب اور اُن کے تلامذہ نے اہم کردار ادا کیا۔ سیماب زبان و بیان کی نزاکتوں کا کامل ادراک اور عروض کے اسرار و رموز سے گہری شناسائی رکھتے تھے، اس فنی مہارت کی باعث وہ اپنے عہد کے بلند مرتبہ استاد تسلیم کیے گئے۔ (۱۲)

درج بالا جدول میں سیماب کی کُل غزلیات کا سائنٹیفک بنیاد پر تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ جس میں یہ بات وضع کرنے کی کوشش کی ہے کہ سیماب نے کل کتنی بحروں پر غزلیں کہی ہیں، کن زحافات کو بھرتا اور کس بحر کو زیادہ پسند کیا اور ساتھ ہی ساتھ اُس بحر میں کل کتنی غزلیں ہیں، ان ساری بحروں میں کُل اشعار کی تعداد کتنی ہے۔

غزل میں سیماب کے تین مجموعے ہیں، جن میں غزلوں کی تعداد کلیم عجم میں ۲۶۷، سدرۃ المنتہیٰ ۱۱۴ جب کہ لوحِ محفوظ میں کُل ۱۰۴ غزلیں ہیں۔ ان سب غزلیات میں کُل اشعار کی تعداد ۵۹۳۳ ہے۔ سیمابؔ کے پسندیدہ اوزان رمل، ہزج، مضارع اور مجتث ہیں۔ رمل کے دو اوزان (فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن، فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن) میں کُل ۱۳۱ غزلیں ہیں، جن کے اشعار کی تعداد ۱۵۱۸ ہے۔ یہ وزن سیمابؔ کا سب سے پسندیدہ ہے۔ جس کا سبب یہ ہے کہ یہ وزن سہل وسبک ہے جس میں آسانی اور سہولت سے غزل کہی جاسکتی ہے۔ سیماب کا دوسرا پسندیدہ وزن ہزج مثمن سالم ہے۔ جس میں کل ۹۷ غزلیں کہی ہیں،اور اشعار کی تعداد ۱۳۲۴ ہے۔ مضارع مثمن اخرب میں کل ۷۳ غزلیں ہیں جن کے اشعار کی تعداد ۹۵۵ ہے۔ بحر مجتث میں کُل ۵۴ غزلیں لکھی ہیں جن کے اشعار کی تعداد ۶۹۴ ہے۔ اردو کی شعری روایت میں یہ اوزان تمام شعرا کے محبوب ترین ہیں، ان سمیت سیمابؔ نے ۲۹ اوزان پہ غزلیں کہی ہیں جو کہ اردو ادب میں ایک منفرد تجربہ ہے اور جو سیماب کو زیادہ اوزان میں شعر کہنے والے شعرا میں شامل کرتا ہے۔

سیمابؔ اختراعی ذہن کے مالک ہیں۔ ان کے عروضی تجربات کے متعلق شارق جمال لکھتے ہیں:

> علامہ (سیمابؔ) کے پہلے شعری مجموعے "کلیم عجم" کے صفحہ نمبر ۱۳۷(۲۶۶ سوم ایڈیشن) پر ایک غزل ہے جو ان ارکان پر تخلیق ہوئی ہے۔
>
> فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن
>
> ہم اک دن جلتے جلتے خاکستر ہو جائیں گے
>
> کیوں کہ ایک مصرعے میں صرف ساتھ رکن ہیں۔ اور شاید ہی کسی شاعر نے اس وزن پر شعر کہے ہوں۔ اس لئے کہ ایسے اوزان اختراعی حیثیت کے حامل ہوتے ہیں۔ علامہ نے اس وزن پر پوری غزل کہی ہے اور شامل مجموعہ کی ہے۔ یہ تخلیق علامہ کی غیر معمولی قادر الکلامی پر دلالت کرتی ہے۔[۱۳]

سیمابؔ کے عروضی تجربوں کے بارے میں آل احمد سرور رقم طراز ہیں:

> سیمابؔ کے کلام سے اس دور کے تمام رجحانات معلوم ہو جاتے ہیں۔ انھوں نے ہر رنگ میں شعر کہے ہیں۔ اور ہر جذبہ کی ترجمانی کی ہے۔ اپنی بساط کے مطابق کچھ تجربے بھی ہیں۔ مگر یہ زیادہ تر بحروں تک محدود ہیں۔[۱۴]

سیمابؔ نے لمبی بحروں سے نئی زمینیں نکالی ہیں۔ لمبی بحر پر شعر کہنا مشکل ہوتا ہے مگر اس میں شعر کہنے کی گنجائش کافی ہوتی ہے۔ سیماب کی غزل "لوح محفوظ" کے صفحہ ۱۱۱ درج ہے

مصیبت کے آنسو، کلیجے کے ٹکڑے، ہیں مظلوم کی زندگی کے سہارے
امیروں کو ہو منّ وسلویٰ مبارک، غریبوں کے بھی ہو رہے ہیں گزارے

یہ غزل بحر متقارب سالم مضاعف پر ہے، جس میں فعلن آٹھ بار ایک مصرعے میں آتا ہے۔ جس کو شمس الرحمان فاروقی نے بحر ہندی بھی کہا ہے۔ جمال شارق، شمس الرحمان فاروقی کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

> بحر متقارب میں مزاحف ارکان پر مشتمل وزن کو شمس الرحمان فاروقی نے ہندی بحر کہا ہے۔ اقبالؔ کے کلام کے عروضی نظام سے بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: "اقبالؔ نے میرؔ کی ہندی بحر میں ایک غزل بھی نہیں کہی ہے لیکن اقبالؔ کے اپنے عہد میں فانیؔ، سیمابؔ اور بعض دوسرے شعرا نے خوب خوب استعمال کیا ہے۔ (۱۵)

لوحِ محفوظ صفحہ ۶۸ پر ایک غزل کا مطلع ہے

تنگئ رہ گذار فنا سے یہاں سلسلہ چھڑ گیا پیش و پس
ورنہ ہستی سے تاحد نیستی فاصلہ تھا فقط اک نفس کا

ایک اور غزل "کلیم عجم" صفحہ ۳۱۲ پر ہے جس کا مطلع ہے

تیری دنیا ہے دنیا الٰہی مگر، مطمئن ذہن دنیا نہیں ہے
کاوشِ زندگی، کاہشِ مرگ کا، کچھ نتیجہ بھی ہے یا نہیں ہے

دونوں غزلیں بحر متدارک پر ہیں اور ان میں بھرپور شعر آہنگ موجود ہے۔ بحر متدارک ہی کے ایک وزن پر "کلیم عجم" صفحہ ۱۶۱ پر غزل کا مطلع ہے

محرومِ تصور کر نہ دیا، مجبورِ تماشا کر نہ دیا
محفل کو مری برہم کر کے، تم نے مجھے تنہا کر نہ دیا

سیماب کی غزل بحر جمیل کی مترنم وزن پر موجود ہے۔

؎ عروسِ فطرت، مری نگاہوں پہ چھا رہا ہے شباب تیرا
لطیف پردوں سے چھَن رہا ہے جمال زیرِ نقاب تیرا

بحر عریض کے ارکان مفاعیلن فعولن (دوبار) کو اردو شعرائے نے مہمل قرار دے کر ترک کر دیا تھا۔ سیمابؔ نے ان اوزان میں بھی شعری آہنگ محسوس کیا اور ایک غزل مجموعہ "کلیم عجم" صفحہ ۱۶۲ شامل کی

؎ دل اک قطرۂ لہو ہے یہ ہے اس کے سوا کیا
پھر اس کی آرزو کیا پھر اس کا مدعا کیا

ڈاکٹر زرینہ ثانی اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے بہ عنوان "سیمابؔ کی نظمیہ شاعری" میں سیمابؔ کے ہیئتی تجربات پر یوں لکھتی ہیں:

سیماب کی شاعری کا مطالعہ کرتے وقت ہمیں یہ احساس شدت سے ہوتا ہے کہ انھوں نے دوسرے شعرا کی بہ نسبت ہیئتی تجربے زیادہ کئے۔ ان کے ہیئتی تجربوں میں ایک خاص بات یہ ہے کہ مواد Matter اور ہیئت Form میں ہم آہنگی ملتی ہے۔ جہاں شدت اور جوش کی کیفیت کا اظہار ہے وہاں بحروں کے ارکان اور بندش سے جو ہیئت اختیار کی گئی ہے وہ بے حد رواں دواں ہے۔ (۱۶)

سیمابؔ کی غزل کے مجموعے کلیم عجم، سدرۃ المنتہٰی اور لوحِ محفوظ میں جو غزلیں ہیں ان میں شعری آہنگ کے ساتھ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شاعر نے بہت سہولت سے ان اوزان میں اشعار کہے ہیں۔ سیمابؔ نے ایسے اوزان میں بھی لاتعداد غزلیں کہی ہیں جن پر اردو کے بڑے شعرائے کرام کی ایک یا دو عدد ہی غزلیں ملتی ہیں۔ بہت سارے ایسے اوزان جن کو شعرائے ادب نے ترک کر دیا تھا، ان پر اچھی غزلیں کہ اس بات کو ثابت کیا کہ ان اوزان پر بھی اچھا کلام لکھا جا سکتا ہے۔ مختصر یہ کہ سیماب نے اردو کے ترک اوزان اور مشکل اوزان میں غزلیں کہہ کر اپنی استادی کا ثبوت دیا ہے۔

حوالہ جات

۱. فیروز اللغات عربی اردو، فیروز سنز لمیٹیڈ، لاہور، ص ۴۴۰
۲. فرہنگ آصفیہ، (جلد سوم) سید احمد دہلوی، مولوی، مشتاق بک کارنر، لاہور، ۲۰۱۵ء، ص ۲۸۴
۳. نور اللغات، نور الحسن نیّر، مولوی، (جلد دوم) نیشنل بک فاونڈیشن، اسلام آباد، ۲۰۰۶ء، ص ۷۰۷
۴. فرہنگ تلفظ، شان الحق، حقی، مقتدرہ قومی زبان پاکستان، اسلام آباد، ۲۰۰۸ء، ص ۷۰۳
۵. نجم الغنی رامپوری، بحر الفصاحت (حصہ دوم، سوم) مرتبہ: سید قدرت نقوی، مجلسِ ترقیِ ادب، لاہور، مارچ ۲۰۱۲ء، ص ۱۱
۶. عبد المجید، پروفیسر، جدید علم العروض، لالہ رام نرائن لال بک سیلر، الہ آباد، ۱۹۳۹ء، ص ۱
۷. ارشد محمود ناشاد، ڈاکٹر، اردو غزل کا تکنیکی، ہیئتی اور عروضی سفر، مجلس ترقیِ ادب، لاہور، اگست ۲۰۰۸ء، ص ۳۵
۸. ویل " weil مقالہ عروض" مشمولہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، لاہور، ص ۲۸۲
۹. نجم الغنی رامپوری، "بحر الفصاحت" لکھنؤ اول ۱۹۱۷ء، ص ۱۰۴
۱۰. خورشید لکھنوی، افادات، اردو اکادمی، اُتر پردیش لکھنؤ، ۱۹۲۸ء، ص ۴۷
۱۱. (نجم الغنی رامپوری، بحر الفصاحت (حصہ دوم، سوم) مرتبہ: سید قدرت نقوی، مجلسِ ترقیِ ادب، لاہور، مارچ ۲۰۱۲ء، ص ۱۱
۱۲. ارشد محمود ناشاد، ڈاکٹر، اردو غزل کا تکنیکی، ہیئتی اور عروضی سفر، مجلس ترقیِ ادب، لاہور، ص ۱۷۰-۱۷۱
۱۳. شارق جمال، غزلیاتِ سیمابؔ کا عروضی تجزیہ (مضمون) مشمولہ ماہ نامہ شاعر] ہم عصر ادب نمبر۔ جلد اول[، مدیر؛ افتخار امام صدیقی؛ ممبئی؛ مئی تا دسمبر ۱۹۹۷ء ص ۶۸
۱۴. آل احمد، سرور، نئے اور پرانے چراغ، ریڈر اردو، لکھنؤ یونی ورسٹی، لکھنؤ، دسمبر ۱۹۴۶ء، ص ۱۹۲
۱۵. شارق جمال، غزلیاتِ سیمابؔ کا عروضی تجزیہ (مضمون) مشمولہ ماہ نامہ شاعر، ایضاً ص ۶۹
۱۶. زرینہ ثانی، ڈاکٹر، سیمابؔ اور ہیئت کے تجربے (مضمون مشمولہ) ماہ نامہ شاعر، مدیر؛ افتخار امام صدیقی؛ ممبئی؛ مئی ۲۰۱۲ء، ص ۲۱